REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۱ تبوک ۱۳۳۵ھش ۱۱ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۱۳

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ!

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:

— جامعہ احمدیہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۹ ستمبر کو کھل گیا ہے۔ داخلہ لینے والے طلبہ کو فوراً داخلہ کے لئے ربوہ پہنچ جانا چاہیئے۔ تا ان کا تعلیمی حرج نہ ہو: (پرنسپل)

روزنامہ "سفینہ" کی ایک افترا کا جواب

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

"سفینہ" لاہور مورخہ ۵ ستمبر نے لکھا ہے مرزا صاحب نے اپنے خطبہ میں فتنہ میں حصہ لینے والوں کو گھٹیا قسم کے لوگ کہا ہے۔ نیز کہا ہے کہ ان میں کوئی عالم اور صاحب رؤیا نہیں اس کے بعد پوچھا ہے کہ مرزا صاحب بتائیں کہ مندرجہ ذیل عالم نہیں ہیں؟ عبدالمنان عمر ایم۔ اے مولوی فاضل۔ علی محمد اجمیری مولوی فاضل۔ ملک عبدالرحمن خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ محمد صالح نور مولوی فاضل۔ محمد حیات تاثیر مولوی فاضل۔ نیز مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی عالم اور صاحب کشف نہیں تھے؟

جس خطبہ کا حوالہ دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی خواب کے ذریعہ سے یا آسمانی دلائل کے ذریعہ سے مجھ پر ایمان لایا ہے اگر وہ اس فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو وہ خود اپنے آپکو کذاب کہتا ہے۔ اسے ہر شخص کہے گا کہ اے بیوقوف اگر صداقت وہی ہے جس کا تو اب اظہار کر رہا ہے تو تُو نے اپنی خواب کیوں شائع کرائی تھی۔ اس کے بعد فتنہ کرنے والوں کے متعلق لکھا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت تک جن لوگوں نے اس فتنہ میں حصہ لیا ہے وہ نہایت ذلیل اور گھٹیا قسم کے ہیں ایک بھی ایسی مثال نہیں پائی جاتی کہ جماعت کے صاحب علم اور تقوےٰ اور صاحب کشوف لوگوں میں سے کوئی شخص فتنہ میں مبتلا ہوا ہو۔ سارے کے سارے خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں۔ صرف بعض ادنےٰ قسم کے لوگ تھے جنہوں نے کہا کہ حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی اولاد ایسا کہہ رہی ہے ہم کیا کریں۔ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ ۴۲ سال تک جو تم نے میری بیعت کئے رکھی تھی تو کیا تم نے مجھے حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی اولاد کی وجہ سے مانا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایڈیٹر "سفینہ" نے جو اپنی لسٹ میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام شامل کیا ہے وہ ہوش و حواس میں نہیں کیا خطبہ میں ذکر تو موجودہ فتنہ کا تھا۔ جو حضرت خلیفہ اول رحؓ کی اولاد کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اس فتنہ سے چار سال پہلے فوت ہو چکے ہیں چار سال پہلے فوت ہونے والے شخص کا ذکر اس فتنہ کے سلسلہ میں ایڈیٹر سفینہ کے سوا کون کر سکتا ہے۔ ۳۱ اگست والے خطبہ میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ جن لوگوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ وہ ہیں جو علم روحانی اور تقوےٰ رکھتے ہیں اور صاحب کشوف ہیں اور پھر بھی اس فتنہ میں شامل ہیں اور کہا گیا ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں۔ ایڈیٹر "سفینہ" نے جو مولوی عبدالمنان عمر ایم۔ اے کا نام لکھا ہے تو کس وجہ سے؟ کیا وہ ان کی کوئی کشف بتا سکتا ہے جو انہوں نے کسی کتاب یا اخبار میں شائع کی ہو۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ پوری ہو گئی ہو۔ ایم۔ اے اور مولوی فاضل ہونا تو اس بات کی علامت نہیں کہ ان کو علم روحانی اور تقوےٰ حاصل ہے اور وہ صاحب کشف ہیں۔ اگر ایم۔ اے اور مولوی فاضل ہونا اس بات کی دلیل ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو تو جواب مل جاتا۔ بلکہ عیسائی لوگ تو یہ بھی کہتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی (نعوذ باللہ) صاحب کشف اور الہام نہیں تھے۔ کیونکہ سفینہ کے ایڈیٹر کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق نہ وہ ایم۔ اے تھے نہ مولوی فاضل۔ یہی جواب علی محمد اجمیری کے متعلق ہے۔ اور یہی جواب

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

محمد صالح نور اور محمد حیات تاثیر کے متعلق ہے۔ محمد صالح نور اور محمد حیات بے شک مولوی فاضل ہیں۔ لیکن وہ دونوں مبایعین احمدیوں کے خرچ سے مولوی فاضل ہوئے ہیں۔ اور پھر دونوں میں سے کسی کو صاحبِ کشف ہونے کا دعوےٰ نہیں۔ اگر ہے تو سفینہ کا ایڈیٹر ان کے کشف اور خواب شائع کرے۔ جو انہوں نے دو تین سال پہلے اخبار یا کتابوں میں چھپوائے ہوں اور پھر پورے ہوئے ہوں۔ اسی طرح مولوی علی محمد اجمیری کے بھی کشف شائع کریں۔

باقی رہے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم تو وہ ان لوگوں کے مخالف ہیں ان کا نام میرے مخالفوں میں لکھنا محض شرارت ہے۔ غرض مولوی محمد علی صاحب کا نام لکھنا جو اس فتنہ سے چار سال پہلے فوت ہو چکے تھے اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کا نام لکھنا جو میرے وفادار مرید ہیں اوّل درجہ کی بددیانتی اور خباثت ہے اگر سفینہ کے ایڈیٹر کو سچائی کا کوئی بھی احساس ہے تو وہ یہ ثابت کرے کہ مولوی محمد علی صاحب اس فتنہ کے وقت میں زندہ تھے اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کا بیان شائع کرے کہ وہ میرے مخالف تھے اور مولوی عبدالمنان اور مولوی اجمیری اور صالح نور اور محمد حیات تاثیر کی وہ کشوف شائع کرے جو انہوں نے آج سے چند مہینے یا چند سال پہلے شائع کئے ہوں اور وہ پورے ہو گئے ہوں اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو ہمارا جواب اس کو یہ ہے کہ

لعنة اللہ علی الکاذبین

اس مضمون کے لکھنے کے بعد ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کا اپنا خط بھی ملا جو شائع کیا جا رہا ہے۔ اور جو ایڈیٹر سفینہ کے جھوٹ کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

مرزا محمود احمد ۸/۹/۵۶

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ کا خط

گجرات ۶/۸/۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جان سے پیارے آقا۔ سیدی حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہٗ۔

حضور!

آج کی ڈاک میں مجھے اخبار "سفینہ" لاہور کا پرچہ مورخہ ۵/۹/۵۶ موصول ہوا ہے۔ جو میرے نہایت ہی پیارے دوست ملک مبارک احمد صاحب ایمن آبادی نے مجھے بھیجا ہے۔ اس کے پہلے صفحہ کے کالم ۴ پر فتنہ پردازوں کی فہرست میں خاکسار کا نام بھی ازراہِ شرارت درج کیا گیا ہے۔ جس وقت یہ اخبار مجھے ملا۔ اس وقت میرے پاس الحاج مرزا اللہ دتا اور الحاج میاں برکت علی صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر گجرات پنجاب بس سروس (غیر احمدیاں) اور برادرم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ جاوا کے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب تشریف فرما تھے۔ اور اخبار موصول ہونے سے ایک منٹ پہلے مرزا اللہ دتا صاحب نے برسبیل تذکرہ مجھ سے پوچھا۔ کہ آج کل اخبارات میں آپ کی جماعت کے کسی اندرونی انتشار کا ذکر آ رہا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ اخبارات خواہ مخواہ اس بارے میں جھوٹی خبریں شائع کر رہے ہیں۔ اور یہی ان کا ہمارے خلاف پرانا شیوہ ہے۔ اتنے میں اخبار سفینہ آ گیا۔ تو میں نے اسی وقت مرزا صاحب موصوف کو یہ اخبار دکھا کر کہا۔ کہ یہ تازہ بتازہ اور زندہ مثال دیکھ لیجئے۔ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔ اور ان تمام آدمیوں پر جو اس فتنہ میں شریک ہیں۔ لعنت بھیجتا ہوں۔ اور سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر دل و جان سے فدا ہوں۔ اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی اپنی نجات سمجھتا ہوں۔ لیکن اخبار مذکور کی خباثت ملاحظہ ہو۔ کہ میرا نام بھی اس نے ان لعنتیوں کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور ثبوت آپ کیا چاہتے ہیں؟

حضور! میں یہ سطور حضور کی خدمت میں اس لئے نہیں لکھ رہا۔ کہ مجھے یہ وہم ہے۔ کہ شاید حضور اخبار مذکور کی اس شرارت آمیز خبر کی وجہ سے میرے بارے میں کوئی گمان فرمائیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ میرے بارے میں حضور کو کبھی کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس غرض سے لکھ رہا ہوں۔ کہ خاکسار کا یہ عریضہ "الفضل" میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ مخالف اخبارات اور فتنہ پردازوں کی کذب آفرینی تعلیم یافتہ اور انصاف پسند غیر احمدی شرفاء پر اچھی طرح واضح ہو جائے۔ اور وہ ان کے جھوٹے پراپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں۔

حضور کے بارے میں میرا ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہے۔ اور حضور کی ذات سے مجھے عقیدت نہیں بلکہ عشق ہے۔ اور میں حضور کو اس وقت سے "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق یقین کرتا ہوں۔ جبکہ ابھی تک حضور نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ بھی نہیں فرمایا تھا۔ اس بارے میں سلسلہ کا لٹریچر اور میری تحریرات گواہ ہیں۔ پھر جب حضور نے علم الٰہی کی بناء پر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ تو وہ ایمان جو علم الیقین کے رنگ میں تھا۔ حق الیقین بن گیا۔ اور اب تک خدا کے فضل سے قائم ہے اور انشاء اللہ العزیز قبر میں ساتھ جائیگا۔ ؎

تبلیٰ عظامی و فیہا من مودّتکم ٭ ھوی مقیم و شوق غیر منصرم

مجھے ان معترضین کی جہالت پر تعجب آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو کچھ بھی علم نہیں۔ مگر اخبارات کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں۔ اب تک احراری ترجمان "نوائے پاکستان" اللہ رکھا فتنہ پرداز کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا معتمد علیہ لکھ رہا ہے۔

اسی طرح ایک دو دن ہوئے۔ "پاکستان ٹائیمز" میں ایک صاحب کا خط چھپا تھا۔ جس میں محترمی چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے مطبوعہ خط کے اس فقرہ پر اعتراض کیا گیا تھا کہ حضور تو حضور کی ولادتِ باسعادت سے بھی پہلے احمدیت کا ایک ضروری جزو تھے۔ ظاہر ہے کہ محترم چودھری صاحب کا اشارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کی طرف تھا۔ جو حضور کی ولادت سے تین برس پہلے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع کی گئی تھی۔ اور جس کے عین مطابق حضور ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ پھر چودھری صاحب محترم کا اشارہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کی طرف تھا۔ کہ مسیح موعود جب دنیا میں آئیگا۔ تو اس کے ہاں ایک عظیم الشان بیٹا پیدا ہوگا۔ پھر چودھری صاحب محترم کا اشارہ حضرت سید نعمت اللہ ولی کی اس مشہور و معروف پیشگوئی کی طرف تھا۔ کہ ع

پسرش یادگار مے بینم

یعنی امام مہدی کے بعد اس کا ایک بیٹا اس کا جانشین اور خلیفہ ہوگا۔ ان تینوں پیشگوئیوں میں حضور کے وجود باجود کی واضح طور پر خبر دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ اسلام کی جو فتح آخری زمانہ میں مسیح موعودؑ کی بعثت کے ساتھ مقدر ہے۔ اس کی تکمیل میں حضور کی ذات کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ اس پیشگوئی کو ہم گذشتہ ۴۲ سال سے پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پس جو کچھ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے لکھا۔ وہ بالکل درست تھا۔ لیکن پاکستان ٹائیمز کے مکتوب نگار نے اپنی ناواقفیت اور جہالت کے باعث اس پر مذاق اڑا کر اہل علم کی نظروں میں خود اپنے آپ کو مضحکہ خیز بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل سلیم عطا کرے۔ اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین والسلام

حضور کا ادنیٰ ترین غلام ملک عبدالرحمٰن خادم ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات ۶/۹/۵۶

پاکستان ٹائیمز کے خط نویس کو خط لکھنے سے پہلے احمدیہ لٹریچر اور اسلامی لٹریچر تو پڑھ لینا چاہیئے تھا۔ وہ احمدیہ لٹریچر پڑھتا۔ تو اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیدائش سے تین سال قبل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے آپ کی پیدائش اور آپ کے ذریعہ سے سلسلہ اور اسلام کی ترقی کی خبر دی تھی۔ اور اگر وہ اسلامی لٹریچر پڑھتا تو اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ حضرت نعمت اللہ ولی رحمہ ایرانی نے اپنے ایک قصیدہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے ایک بیٹے کے متعلق خبر دی ہے۔ کہ

پسرش یادگار مے بینم

میں اس کے بیٹے کو اس کی یادگار دیکھتا ہوں۔ پس جو کچھ چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے لکھا ہے۔ وہ اسلامی لٹریچر اور احمدیہ لٹریچر کے مطابق لکھا ہے۔ مگر پاکستان ٹائیمز کے مکتوب نویس نے چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر حملہ کرنے کی کوشش میں اپنی جہالت کا اظہار کیا ہے۔ (ادارہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۶ء

پیغامِ صلح کی مغالطہ انگیزیاں

قسط نمبر ۲

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۹ ستمبر)

"قدرت ثانی" کے خود ایجاد کردہ معنی بھی "پیغام صلح" کی زبانی سن لیجئے۔ لکھتا ہے:۔

"بلکہ ان تائیدات الٰہیہ اور فتوحات کا ذکر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس سلسلہ کو ملنے والی تھیں"۔

"الوصیت" میں "قدرت ثانیہ" کی مثال سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دی گئی ہے۔ کیا وہ بھی خلیفہ نہیں تھے۔ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سلسلہ خلافت نہیں جاری ہوا؟ ذیل میں ہم الوصیت کے چند الفاظ پیش کرتے ہیں:۔

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھاوے۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی"۔ (الوصیت صفحہ ۸)

کیا یہاں "اور وجود" کے معنی تائیدات الٰہیہ اور فتوحات ہیں۔ انسان کو لکھتے وقت کچھ تو خدا کا خوف دل میں رکھنا چاہیئے۔ پھر مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ فرمایئے:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں"۔ (الوصیت صفحہ ۷)

کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضور اقدس علیہ السلام کی زندگی میں تو تائیدات الٰہیہ اور فتوحات بند تھیں۔ جب آپ فوت ہوں گے۔ تو جا کر انہیں بھیجیں گے؟ سوفسطائی استدلال کے لئے بھی فن سکاری ہونی چاہیئے۔ کیا بہتر نہ ہو کہ ایسی باتوں کے لئے "پیغام صلح" پہلے "نوائے پاکستان" کے مجاہد الحسینی یا جماعت اسلامی کے بزرجمہر ملک نصر اللہ خاں عزیز سے مشورہ کر لیا کریں۔

پیغام صلح نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت نقل کی ہے جو درج ذیل ہے:۔

"میری ذاتی رائے تو یہی ہے۔ کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ کہ ایسا ہونا چاہیئے۔ اور کثرت رائے اس میں ہو جائے۔ تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیئے۔ لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں۔ کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھ کو محض اطلاع دی جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے۔ کہ شاید وہ ایسا امر ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے۔ اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا"۔ والسلام مرزا غلام احمد ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء

اس پر پیغام صلح لکھتا ہے:۔

"سن لیا آپ نے؟ کیا اب بھی انجمن کے "خلیفۃ المسیح" یا "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ ہاں چونکہ اس انجمن نے جو قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ نے بنائی تھی۔ اپنے قواعد میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام کاٹ کر "حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفہ ثانی" کے الفاظ درج کر دیئے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو کہ میرے بعد ہر ایک امر میں صرف اسی انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا" عملاً ٹھکرا دیا۔ اور اس کو ایک غیر مامور کی محکوم بنا کر رکھ دیا۔ جس کی جرأت حضرت مولانا نورالدین صاحب نے بھی اپنے عہد خلافت میں نہ کی تھی۔ اس لئے وہ انجمن انجمن نہ رہی اور اس کی بجائے الوصیت کی ہدایات اور حضرت مسیح موعود کے واضح ارشادات کی بناء پر لاہور میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام قائم کی گئی۔ جو حقیقی معنوں میں آپ کی جانشینی کے فرائض انجام دے رہی ہے"۔ (پیغام صلح ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

پیغام صلح کے سوفسطیانہ لہجہ کو نظرانداز کر دیجئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اسی انجمن نے کثرت رائے سے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ریزولیوشن سے خلیفہ تسلیم کر لیا۔ تو پھر اس فیصلہ کے خلاف بغاوت کیوں کی گئی۔ انجمن کا فیصلہ اسی طرح بکثرت رائے درست ہے۔ جس تبدیلی کا پیغام صلح نے ذکر کیا ہے۔ اگر بفرض محال اس کو تبدیلی ہی مان لیا جائے۔ تو یہ تبدیلی محولہ بالا ریزولیوشن کے بعد ہوئی۔ اور یہ تبدیلی بھی خود انجمن کے ہی ریزولیوشن سے ہوئی۔ جس کا اجتہاد اس تحریر کے مطابق کافی ہے۔ جیسا کہ ہم مفصل حالات آئندہ کبھی بیان کریں گے۔ جب یہ ریزولیوشن جماعتوں کے اصرار سے پاس ہوا۔ مولوی صدر الدین صاحب انجمن کے قائم مقام سیکرٹری تھے۔

سوال ہے کہ

جن لوگوں نے انجمن کی جو انہی کے قول کے مطابق خلیفۃ المسیح ہے۔ نافرمانی کرکے الگ اڈا جما لیا۔ کیا ان کا حق ہے۔ کہ وہ ایک نئی انجمن بنا کر اس کا نام خلیفۃ المسیح رکھیں۔ پھر کیا انبیاء علیہم السلام کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال ہے کہ ان کی خلیفہ انسانی وجود نہ ہوئے ہوں۔ بلکہ کارپوریشن یا انجمن خلیفہ بنی ہو۔ اسلام میں خلیفہ کی اصطلاح خاص معنی رکھتی ہے۔ جیسا کہ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی تقاریر سے جن کے حوالے الفضل میں دیئے گئے ہیں، معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ انجمن نہ خلیفہ بنا سکتی ہے۔ اور نہ معزول کر سکتی ہے۔ اگر بقول آپ کے انجمن خلیفۃ المسیح ہے۔ تو کیا اس کو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے؟ اور کیا وہ معزول نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی جگہ نئی انجمن کا انتخاب نہیں ہو سکتا؟

ہمیں یقین ہے۔ کہ "پیغام صلح" کے پاس ان سوالات کا بھی کوئی جواب نہیں ہے۔ اس لئے وہ ان سوالات کا جواب بھی گالیوں سے دیگا۔ (باقی)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

دوست براہِ راست پاسپورٹ حاصل کرنے کی بھی کوشش کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قافلہ قادیان کے لئے اس دفعہ خدا کے فضل سے کثیر التعداد درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ چونکہ قافلہ میں باقاعدہ شمولیت کے لئے صرف دو صد افراد کی اجازت ہے۔ اس لئے لازماً ہمیں بہت سی درخواستیں رد کرنی پڑیں گی۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے کہ جو دوست اپنے اپنے ضلع سے براہ راست پاسپورٹ حاصل کر سکیں۔ وہ پاسپورٹ حاصل کرکے جلسہ کے ایام میں از خود قادیان تشریف لے جائیں۔ ایسے اصحاب قافلہ کے ممبر تو شمار نہیں ہوں گے۔ اور انہیں اپنی سواری وغیرہ کا انتظام بھی خود کرنا ہوگا۔ لیکن بہرحال وہ اس ذریعہ سے قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کر سکیں گے۔ اور جلسہ میں بھی شریک ہو سکیں گے۔ امید ہے کہ امراء صاحبان اس اعلان کو اپنے اپنے حلقہ میں مناسب طریق پر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ دوستوں کو بہرحال اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان جانا چاہیئے۔ خواہ قافلے میں باقاعدہ شمولیت کے ذریعہ جائیں۔ یا کہ اپنے طور پر پاسپورٹ حاصل کرکے جائیں۔ اس سال جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء مقرر ہوئی ہیں۔ اور قافلہ انشاء اللہ ۱۱ اکتوبر کی صبح کو روانہ ہو کر ۱۶ اکتوبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ جو دوست قادیان جائیں۔ انہیں چاہیئے کہ جلسہ کی شرکت کے علاوہ قادیان کے مقدس مقامات یعنی مسجد مبارک اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بیت الدعا اور مسجد اقصیٰ میں خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اور اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ دعاؤں اور دینی مشاغل میں گذاریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر رہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۳ ستمبر ۱۹۵۶ء

حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ ہمیں ہی فتنہ کا اصل موجد سمجھتے تھے

غیر مبائعین کی پارٹی کے بانی مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا کھلا اعتراف

کیا اب بھی پیغام صلح یہی کہے گا کہ اس کے بزرگوں کے متعلق حضرت خلیفۂ اولؓ "پاکیزہ خیال" رکھتے تھے؟

پیغام صلح کا دعوے ہے کہ

"ہمارے بزرگوں کے متعلق حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ بہت پاکیزہ خیال رکھتے تھے"۔ (پیغام صلح ۱۵ اگست ۱۹۵۶ء)

اگر تو پیغام صلح کو "پیغام جنگ" کا خطاب دینے اور اسکے بزرگوں سے دوبارہ بیعت لینے کو ہی پیغام صلح حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے "بہت پاکیزہ خیال" کی دلیل تصور کرتا ہے۔ تو پھر ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے۔ تو پھر یقیناً پیغام صلح نے ایک ایسا دعوےٰ کیا ہے جسے وہ کسی صورت میں بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ "پیغام صلح" کے بزرگوں کے متعلق جو "پاکیزہ خیال" رکھتے تھے۔ اس کا ہلکا سا اندازہ خود پیغام صلح کے سب سے بڑے بزرگ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے ان اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو آپ کی مشہور تصنیف "حقیقت اختلاف" میں سے بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔

مولوی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) حضرت مولوی صاحب (یعنے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ) نے ہماری تحریروں پر اعتماد نہ کیا اور ... ہمیں ان لوگوں میں شامل کیا جو فتنہ کے اصل موجد تھے"۔ (صـ۲۴)

(۲) "دوبارہ بیعت لینے سے یہ ضرور ظاہر ہوتا تھا کہ ہم چار دل نے گویا اس فتنہ کو اٹھایا ہے"۔ (صـ۲۴)

(۳) "چند دنوں کے بعد لاہور سے گمنام ٹریکٹ نکلے جس میں کچھ نکتہ چینی حضرت مولوی صاحب کے طریق عمل پر تھی کہ پیر پرستی کی بنیاد رکھی جارہی ہے اور کچھ اعتراضات میاں صاحب (یعنے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) پر تھے ان ٹریکٹوں کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی پیغام صلح پر ناراضگی بہت بڑھ گئی"۔ (صـ۶۴)

(۴) جہاں تک حضرت مولوی صاحب کے اور ہمارے تعلقات کا سوال ہے بلاشبہ حضرت صاحب کی زندگی میں بھی ہمارا اور ان کا بعض معاملات میں اختلاف ہو جاتا تھا اور ان کے زمانہ خلافت میں بھی اختلاف ہوا"۔ (صـ۶۸)

ملاحظہ فرمایا قارئین نے کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم تو لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ ہمیں ناقابل اعتماد اور "فتنہ کا اصل موجد" سمجھتے تھے۔ اور پیغام صلح سے بہت ناراض تھے اور پیغام صلح لکھتا ہے کہ

"حضرت مولانا (نور الدینؓ) ہمارے بزرگوں کے متعلق بہت پاکیزہ خیال رکھتے تھے"۔

اب دونوں میں سے کونسا سچا ہے؟ اس کا فیصلہ قارئین خود کریں۔

(خورشید احمد)

ووکنگ مسلم مشن کی حیثیت

خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی ایک ضروری عرضداشت

از مکرم سید عبد الغفور صاحب سیالکوٹ

اگست ۱۹۳۰ء میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے عزیز منزل لاہور سے ایک پمفلٹ "ووکنگ مسلم مشن کے انتقال پر ایک ضروری عرضداشت" کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ اس پمفلٹ سے بھی یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ پیغام صلح کی طرف سے ووکنگ مشن کو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش آج خاص اغراض کے ماتحت کی جارہی ہے۔ ورنہ اس کا حضرت خلیفۂ اول رضؓ سے تو کیا خود غیر مبائعین کی انجمن سے بھی کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ کلیتہً خواجہ صاحب مرحوم کا اپنا کام تھا۔ اور اس مشن کو انہوں نے خاص طور پر ایسی لائن پر چلایا کہ وہ اپنے اول قیام سے لے کر آج تک احمدیت سے قطعی طور پر بے تعلق ہے۔

خواجہ صاحب مرحوم اس پمفلٹ میں لکھتے ہیں۔

"آج کا دن میرے لئے روز مسرت ہے۔ اور میں خدا تعالےٰ کے حضور سجدات شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ جس نے مجھے محض اپنے فضل وکرم سے مرض مزمنہ ذیابیطس اور اختلاج قلب جیسی مہلک اور خطرناک آزاروں کے پنجہ سے مخلصی عطا فرمائی۔ اس نے مجھے اس قابل بنایا کہ اس بارگراں سے اور ایسا ہی اس اہم اور مقدس فریضہ اسلام سے جسے میں نے اپنی ہی رضا ورغبت اور خوشنودیٔ خدا کی خاطر اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا عزت وآبرو سے آج عہدہ برا ہوتا ہوں۔ آج میں نے مسلم مشن ووکنگ اور اس کے جملہ متعلقہ کاروبار کو ایک ٹرسٹ کے سپرد کر دیا ہے اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ بقیہ ایام زندگی اسلامی ادبیات کے پیدا کرنے اور ٹرسٹ مذکور کی مالی حالت کو مستحکم کرنے میں صرف کر دوں۔ وما توفیقی الا باللہ

جب جنوری ۱۹۲۹ء میں میں نے اول ہی اول ٹرسٹ مذکور کے ڈھانچہ کی تشکیل کی۔ تو میں نے پسند کیا کہ ٹرسٹ کی مجلس منتظمہ تک کے ممبر ہونے سے بھی الگ رہوں .... لیکن عین اس وقت جبکہ ٹرسٹ کا کل کا کل دستور العمل تیار ہو چکا۔ تو بعض احباب نے جنہوں نے ٹرسٹیز بننا اور مجلس منتظمہ کا ممبر ہونا قبول فرمایا تھا شمولیت ٹرسٹ سے معذوری ظاہر کی (کیا پیغام صلح بتا سکتا ہے کہ وہ کون لوگ تھے جنہیں خواجہ صاحب مرحوم کے تیار کردہ دستور العمل سے اختلاف تھا۔ اور اس بناء پر باوجود ٹرسٹیز بننے کا وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرنا پڑی) اس لئے ضرورتاً مجھے کمیٹی مذکورہ کا سردست صدر مجلس ہونا پڑا۔ لیکن جونہی کہ مجھے موزوں بزرگ ان فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مل گیا۔ تو میں صدر مجلس کے عہدہ سے مستعفی ہو جاؤں گا (گویا جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب مرحوم۔ جناب مولوی صدر دین صاحب وغیرہم خواجہ صاحب کی نظر میں موزوں نہیں تھے) (ایک ضروری عرضداشت صفحہ اول)

۲۷ مئی ۱۹۳۰ء کو میں نے جملہ ٹرسٹیوں کے ہمراہ ٹرسٹ مذکور کا دستور العمل جناب رجسٹرار صاحب لاہور کے سامنے پیش کیا۔ اور اس دن اس کی رجسٹری کی تکمیل ہو گئی۔ الخ صـ۳

"آج تک مغرب میں اشاعت اسلام کا کام بفضل تعالےٰ .... تین اداروں کے ماتحت سرانجام پاتا رہا۔ اول ووکنگ مسلم مشن۔ دوم بشیر مسلم لائبریری جو کہ رسالہ اسلامک ریویو اور دیگر اسلامی ادبیات کو مسجد ووکنگ سے شائع کرتی ہے۔ اور تیسرا مسلم لٹریری ٹرسٹ میں ان تینوں اداروں کے درمیان واسطہ تھا۔ کیونکہ ایک تو میں ووکنگ مسلم کا بانی تھا۔ دوسرا اسلامک ریویو اور بشیر مسلم لائبریری کی جملہ تصنیفات کا واحد مالک تھا۔ اور تیسرا مسلم لٹریری ٹرسٹ کو میں نے اسی لئے بنایا اور اس کی تنظیم کی"۔ صـ۲

ٹرسٹ کو کسی فرقہ سے تعلق نہیں اسے غیر فرقہ وارانہ اصولوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اور یہ وہ اصول ہے جسے ووکنگ مشن

(باقی صـ۸ پر)

مجالس انصار اللہ "توضیح مرام" کے امتحان کیلئے تیاری کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ وغیرہ اس لئے قائم فرمائیں کہ تنظیم جماعت مضبوط ہو۔ احباب میں بیداری پیدا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے سے حضور کی بعثت کے مقصد کا پتہ لگتا ہے۔ اس لئے حضور کی کتب کے امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ حضور کی کتاب "فتح اسلام" کا امتحان ہو چکا ہے اور نتیجہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اب حضور کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی جاتی ہے۔ ممبران مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس کتاب کا مطالعہ شروع فرمائیں اور مقامی جماعتوں میں اس کا درس شروع کر دیا جائے اور انصار اللہ احباب امتحان کیلئے تیار ہو جائیں۔

توضیح مرام کا امتحان ۲ دسمبر بروز اتوار ۱۹۵۶ء کو ہوگا۔ زعماء انصار اللہ کو چاہیئے کہ حضور کی کتب کے مطالعہ کی احباب میں دلچسپی پیدا کریں کہ ان کے پڑھنے اور مطالعہ سے اندر کی ظلمات دور ہوتی ہیں اور ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مسجد دار الرحمت غربی میں خلافت کے موضوع پر ایک اہم جلسہ

ربوہ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت غربی میں زیر صدارت ڈاکٹر فرزند علی صاحب ایک اہم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد واقف زندگی نے عہد خلافت ثانیہ میں اٹھنے والے فتنوں اور ان کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ غیر مبایعین نے ابتدائے خلافت ثانیہ سے ہی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اور اس کے بعد انہوں ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کسی طرح جماعت کے اندر فتنہ و انتشار پیدا ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ ساری کی ساری یا اس کا کچھ حصہ ان کے ساتھ مل جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ جس نے خلافت کو خود قائم کیا اس کشتی کا خود محافظ و ناصر رہا۔ طوفان آئے۔ آندھیاں آئیں مصائب و آفات کا سامنا پڑا۔ لیکن اس خدا نے اس کشتی کو غرق ہونے سے بچائے رکھا۔ اور اس طرح دنیا پر ثابت کر دیا کہ اس کشتی کا کھیون ہار وہ خود ہے اور جس کا کھیون ہار وہ خود ہو اس کو ڈبو دینا دنیا کی کسی طاقت کی بس کی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ خلیفہ خود بناتا ہے۔ اور پھر ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ وہ ہر دم اور ہر آن اپنے مقاصد میں کامیابی کا منہ دیکھتا ہے اور اس کے دشمن ناکام و نامراد رہتے ہیں۔

تقریر بڑی دلچسپ اور معلومات افزا تھی۔ حاضرین نے بڑی دلچسپی سے اسے سنا۔ تقریر کے اختتام پر حضرت علامہ غلام رسول صاحب راجیکی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

(محمد سعید سیکرٹری امور عامہ دار الرحمت غربی)

ایک ضروری تحریک کی یاد دہانی

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے میں نے نماز مترجم کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے بعض خاص اصحاب کو ماہ اگست میں ایک ضروری تحریک بھجوائی تھی۔ اس وقت تک بہت تھوڑے دوستوں نے جواب بھجوایا ہے۔ بعض اس کے جواب کی انتظار میں ہوں۔ مہربانی کر کے احباب جلد سے جلد جواب ارسال فرمائیں جواب نہ آنے کی وجہ سے کام میں روک پیدا ہو رہی ہے۔ یہ مختصر نوٹ بطور یاد دہانی ہے۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

داخلہ پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۵۶-۹-۵ تک لازم۔ امتحان مقابلہ ۱۳ تا ۲۰ ستمبر لاہور کراچی و ڈھاکہ پراسپکٹس بمعہ فارم درخواست بجز گورنمنٹ بک ڈپو لاہور کراچی۔ ڈھاکہ سے بارہ آنے نقد یا ۲/۱ روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر حاصل کریں۔ مائننگ انجینئرنگ کورس کے لئے ۳۰ سیٹیں ریزرو (پاکستان ٹائمز ۵۶-۹-۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	مولوی محمد شریف صاحب	سیکرٹری ضیافت	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری امور عامہ	جماعت احمدیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

منظوری عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	رانا عبد المجید خاں صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ
(۲)	حکیم سردار علی صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۳)	چوہدری محمد صادق صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۴)	چوہدری عبد العزیز صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۵)	حکیم سردار علی صاحب	امام الصلوٰۃ	" "

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری ہدایت اللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ۔	انجمن احمدیہ کنڈیار سندھ
(۲)	محمد پریل صاحب۔	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	ماسٹر امام علی صاحب	سیکرٹری مال	بھیرہ ضلع سرگودھا
(۲)	مولوی محمد اشرف صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۳)	بابو محمد صادق صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۴)	ملک خدا بخش صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
(۵)	چوہدری غلام قادر صاحب	سیکرٹری وصایا	" "

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	حاجی عبد الرحمٰن صاحب	پریذیڈنٹ	باندھی ضلع نوابشاہ
(۲)	سید علی اکبر صاحب	سیکرٹری مال و تعلیم	" "
(۳)	چوہدری ناصر احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۴)	چوہدری محمد علی صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	ملک فیروز دین صاحب۔	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ لاڑکانہ
(۲)	محمد صادق صاحب	سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ	" "
(۳)	محمد اقبال صاحب۔	سیکرٹری امور عامہ و اصلاح و ارشاد	" "
(۴)	ملک فیروز دین صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	مولوی عبد الغفور صاحب۔	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کوہاٹ
(۲)	جمعدار محمد شفیع صاحب	جنرل سیکرٹری	" "
(۳)	حکیم عبد الرحیم صاحب وزیرکا۔	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۴)	بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال و وصایا	" "
(۵)	محمد بشیر صاحب	آڈیٹر	" "
(۶)	کیپٹن ستار بخش	امین	" "

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ نور آباد۔ ضلع نوابشاہ

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	منشی بشیر احمد صاحب رانا۔	سیکرٹری تعلیم	جماعت احمدیہ نورنگر ضلع مظفرگڑھ

نمبر	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	بابو عبد الرحمٰن صاحب صابر	جنرل سیکرٹری	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
(۲)	بابو اقبال محمد خان صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۳)	مولوی محمد حسین صاحب فاضل	سیکرٹری تعلیم	" "
(۴)	محمد جمیل صاحب چغتائی	سیکرٹری تالیف و تصنیف	" "
(۵)	چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ایڈووکیٹ	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	" "
(۶)	حکیم غلام جانی صاحب۔	سیکرٹری وصایا	" "
(۷)	چوہدری محمد شریف صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۸)	بابو عبد الکریم صاحب	آڈیٹر	" "
(۹)	بابو محمد اکرم صاحب	محاسب	" "
(۱۰)	میر محمد بخش صاحب	امین	" "

خالد کا "خلافت نمبر" چھپ گیا!

یہ پرچہ خلافت کے موضوع پر قیمتی مضامین کا مرقع ہے جو ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے جماعت کے چیدہ اہل قلم اصحاب کے معلومات افزا ٹھوس اور قیمتی مضامین کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشہور تصنیف "اسلام میں اختلافات کا آغاز" بھی مکمل طور پر شائع کر دی گئی ہے۔ جماعت کے مشہور شعراء مثلاً محترم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل۔ جناب قیس صاحب مینائی۔ جناب ثاقب صاحب زیروی۔ جناب عبد المنان صاحب ناہید۔ جناب اختر گوبند پوری نے اپنے کلام سے اسے زینت بخشی ہے۔ الغرض خالد کا خلافت نمبر آپ کی علمی ادبی اور دینی تشنگی بجھانے کا اہم کام کرے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ جلدی اس قیمتی مرقع کو حاصل کریں۔ ورنہ بعد میں یہ ہاتھ نہ آ سکے گا۔

مندرجات کی ایک جھلک

غزل کا ڈرامہ — اداریہ

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح پیشگوئیاں

مسئلہ خلافت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریرات کی روشنی میں۔

اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ — اسلام میں اختلافات کا آغاز — خوارج کا فتنہ اور ان کے عقائد — تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را۔ گاہے گاہے بازخواں ایں قصۂ پارینہ را — تاریخ غیر مبائعین کا ایک تاریک ورق — حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مفسدین سے جواب میں — فتنہ خارجیت اور ہمارا فرض — خطبہ الہامیہ میں خلافت — اسلام کی عالمگیر روحانی حکومت کی تعمیر — مجھے سیدنا حضرت محمود (ایدہ اللہ) سے کیوں محبت ہے۔

(ادارہ خالد)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی اصحاب کے موجودہ پتہ کا اگر کسی صاحب کو علم ہو یا خود موصی اس اعلان کو پڑھیں تو وہ موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری خط و کتابت کرنی ہے۔

نام	ولدیت	وصیت نمبر	سابقہ سکونت
(۱) غلام محمد صاحب	عبد الرحمٰن صاحب	۱۲۳۵۲	ساکن ماڑی کرم سنگھ والی ڈاکخانہ جھڈا تعلقہ میر پور سندھ
(۲) الٰہی بخش صاحب	محمد بخش صاحب	۱۱۶۷	ساکن چک لوہٹ۔ ڈاکخانہ بہلول پور تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ
(۳) عبد الغفور صاحب	چوہدری حسن محمد صاحب	۱۲۳۷۶	محلہ وزیر پورہ سیالکوٹ
(۴) عبد السلام اسمٰعیل صاحب	ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب	۱۲۶۶۳	شہر سیالکوٹ
(۵) بشیر محمد صاحب	عبد الرزاق صاحب	۱۰۸۸۴	ساکن سرکال کسر ڈاکخانہ ڈھڈیال ضلع جہلم

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری ہمشیرہ جو مجھ سے قریباً دس سال بڑی تھی مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۵۶ء کو دن کے بارہ بجکر ۲۰ منٹ پر فوت ہو گئی۔ وصیت کی ہوئی تھی۔ لاہور کے محلہ سنت نگر میں فوت ہوئی۔ نعش بذریعہ موٹر ربوہ لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۳۱ اگست کو قریباً دس بجے بہشتی مقبرہ میں بطور امانت دفن کی گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم غلام الدین سابق مبلغ)

(۲) میرا لڑکا طاہر احمد بعمر ۹-۱۰ ماہ ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء بروز جمعہ بوقت ۴½ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ نعم البدل اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

محمد خان ابن ماسٹر امیر خانصاحب صدر جماعت احمدیہ جیس آباد

(۳) خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ المجید بعمر قریباً چار سال مختصر سی علالت کے بعد ۲۷ اگست کو دن کے اڑھائی بجے اچانک وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں حصول صبر جمیل کے لئے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے اس اچانک صدمہ سے میری بیمار اہلیہ کی صحت پر بھی کافی اثر پڑا ہے۔ لہذا مریضہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

قاضی محمد حنیف واقف زندگی ربوہ

درخواست ہائے دعا

میری ہمشیرہ ممتاز بیگم کے منہ کے اندر زبان وغیرہ حلق تک زخم ہونے کی وجہ سے از حد تکلیف ہے۔ شدید درد ہے۔ میرے والد صاحب ماسٹر محمد علی خاں اشرف بھی اپنی آنکھوں کے سفید موتیا کا اپریشن کرانا چاہتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان کی صحتیابی و عمر درازی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خادم زادہ احمد علیخاں امجد ٹیچو اری)

(۲) میں بہت دنوں سے بعارضہ بیمار ہوں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت عالیہ میں دعائے صحت کے واسطے درخواست ہے۔ (احسان اللہ ورک بیداد پور)

(۳) شاہ جی محمد اکبر خانصاحب ریٹائرڈ ڈی پر پھر بلڈ پریشر کے حملے ہو رہے ہیں اور سابقہ مرض میں ویسے ہی مبتلا ہیں۔ خان صاحب موصوف کی مکمل صحت یابی کے لئے تمام احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار نے سرکاری طور پر کمپونڈری کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

محمد صادق ترناب ضلع پشاور

(۴) عاجز بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب سلسلہ کی خدمت میں مشکلات سے نجات کے لئے نیز سلسلہ کی محبت اور اولاد کے لئے خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عاجز کے ایک بچہ نے بی۔ اے میں چوتھی پوزیشن یونیورسٹی میں حاصل کی ہے اس کے لئے آئندہ کامیابی نیز خادم دین ہونے کی دعا بھی ضروری ہے۔ میرا ایک بچہ بے روزگار ہے اس کے روزگار کے لئے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

چوہدری عبد المجید سپرنٹنڈنٹ پاور ہاؤس T.D.A لیہ ضلع مظفر گڑھ

(۵) میرا بیٹا بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے التجا ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شاندار کامیابی عطا کرے

اعانت الفضل

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور۔ ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل چھ احباب نے مبلغ پانچ پانچ روپے چھ موزوں و مستحق اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس نیکی کا عمدہ اجر دے اور ان کے کاروبار اور مال و جان میں برکت ڈالے۔ اور ان کی طرف سے اس صدقہ جاریہ کو قبول فرما کر اعلیٰ ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین۔

(۱) مولوی عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پور

(۲) بھائی غلام محمد صاحب دکاندار گھسیٹ پور

(۳) میاں فضل دین صاحب ״

(۴) منشی رحمت اللہ صاحب دکاندار ״

(۵) میاں احمد دین صاحب ״

(۶) چوہدری مبارک احمد خانصاحب ״

چوہدری مبارک احمد خانصاحب کے لئے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ ان کے والد صاحب مرحوم مخلص احمدی تھے جو اپنے گاؤں کے نمبردار بھی تھے۔ ہجرت کے بعد ان کو نمبرداری کا حق نہیں ملا۔ آجکل کیس چل رہا ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ ان چھ احباب کے علاوہ گھسیٹ پور کے دوسرے جن دوستوں نے ایک ایک دو دو روپے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب دوستوں کو اجر دے ان سب کے عطیہ سے موزوں دوستوں کے پتہ پر "الفضل" بھیجا جا رہا ہے۔

(۲) چوہدری کریم داد صاحب نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیدیانوالہ چک ۱۷۱ ر۔ ب ضلع لائلپور اور میاں عبد اللطیف صاحب صراف۔ موضع مذکور ان دو احباب نے دو مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ نیز چوہدری فتح محمد صاحب ساکن بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ نے بھی ایک موزوں شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء خدا تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرما کر اچھے نتائج پیدا فرمائے۔ اور انہیں اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ نیز بیدیانوالہ چک ۱۷۱ گ ب رکھ برانچ ضلع لائلپور کے ... صاحب کے (۱) انور احمد صاحب (۲) چوہدری میر احمد صاحب (۳) میاں دولت احمد خاں صاحب (۴) چوہدری اللہ داد صاحب (۵) چوہدری علی گوہر صاحب (۶) محترمہ فضل بی بی صاحبہ نے بھی ایک ایک دو دو روپیہ دے کر اس نیکی میں حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل اور کرم نازل فرمائے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منیجر الفضل ربوہ)

نوائے پاکستان کی ایک خبر کی تردید

مکرم سلیم الجابی الشامی صاحب کا خط "نوائے پاکستان" کے نام

ہمارے مخلص احمدی نوجوانوں مکرم سلیم الجابی الشامی صاحب نے جو مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس دفعہ موسم گرما کے ایام کوئٹہ میں گزارے۔ وہاں ایک دن انہیں احراری مولویوں سے تبادلۂ خیال کا اتفاق ہوا۔ اس گفتگو کو نوائے پاکستان کے نامہ نگار نے سراسر غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔ ذیل میں ہم وہ خط درج کرتے ہیں جو سلیم الجابی صاحب نے اس سلسلے میں نوائے پاکستان کے ایڈیٹر کو لکھا۔ اور جسے شائع کرنے کی اسے جرأت نہیں ہوئی۔ (ادارہ)

بخدمت مکرم ایڈیٹر صاحب جریدہ "نوائے پاکستان"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں نے آپ کے جریدہ میں ایک مضمون پڑھا ہے۔ جس کا عنوان ہے "مولانا لال حسین اختر کا کوئٹہ میں ورود" (۱۷ جولائی ۱۹۵۶ء)

اس مقالہ میں بہت سی خلاف واقعہ باتیں ذکر کی گئی ہیں۔ جن کے تکرار کی یہاں ضرورت نہیں۔ میں اظہار حقیقت کے لئے لکھتا ہوں امید ہے کہ آزادیٔ تحریر کے مدنظر آپ اسے شائع کر کے ممنون فرمائیں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ میں ایک طالب علم ہوں۔ اور چار سال سے ربوہ (جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے) میں اردو اور علوم دینیہ سیکھ رہا ہوں عقیدتاً میں خود بھی احمدی ہوں۔ اور اسی اثنا میں کوئٹہ میں پہلے بھی ایک دفعہ آچکا ہوں۔ اب دوسری مرتبہ موسم گرما گزارنے کے لئے میں کوئٹہ آیا ہوا ہوں اس سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ میں جماعت کا ابھی تک مبلغ نہیں ہوں۔ اور نہ ہی اس غرض کے لئے مجھے جماعت کوئٹہ نے بلوایا ہے۔

مضمون نگار نے جو یہ ذکر کیا ہے۔ کہ ہمارے درمیان وفات مسیح ناصری اور ختم نبوت پر مباحثہ ہوا۔ یہ محض افتراء ہے ان کے متعلق ہمارے درمیان کوئی بحث نہیں ہوئی۔ ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ صرف اس امر کے متعلق تھی کہ آیا قرآن مجید کی تفسیر کرتے وقت۔ اور اس کے الفاظ کو سمجھنے کے لئے لغت عرب کو بطور اساس تسلیم کیا جائے گا یا نہیں۔ مولوی لال حسین صاحب کی یہ رائے تھی کہ لغت عرب بنیاد نہیں ہوگی۔ اور میری رائے یہ تھی کہ لغت عرب بطور اساس ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ انا انزلنٰہ قرآناً عربیاً لعلکم تتقون

اس میں شک نہیں کہ اس کی رائے غلط ہے اور بے دلیل ہے۔ اور اسی وجہ سے جب وہ دلیل لانے سے عاجز آگئے۔ تو نماز کے بہانہ سے انہوں نے بحث کو ختم کر دیا۔ یہ ہے جو کچھ ہمارے درمیان گفتگو ہوئی۔ اگر یہ تسلیم نہ ہو تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اس موقعہ پر میں ایسے شخص پر اظہار افسوس کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی طرف سے مدافعت کرنے والا خیال کرتا ہے۔ حالانکہ اس صریح افتراء کی وجہ سے وہ اسلام سے بہت دور ہے۔ میرے نزدیک وہ مذہب کے لباس میں جھوٹی شہرت اور مال حاصل کرنا چاہتا ہے۔ عقیدہ پر بحث مطلوب ہو تو بھی ہر ایک شخص سے جس جگہ چاہیں۔ میں تحریری بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پبلک میں چاہیں تو پبلک میں پرائیویٹ مجلس میں چاہیں تو پرائیویٹ مجلس میں۔ بحث دلائل اور اخلاق اور منطق سلیم سے ہو۔

برادر من! مجھے آپ سے امید ہے، کہ آپ میرے جواب کو بہت جلد شرع صدر سے آزادیٔ صحافت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے اور اظہار واقعہ کے لئے اپنے جریدہ میں شائع فرمائیں گے۔ اگر آپ نے شائع نہ کیا تو آپ کے متعلق میرا خیال اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ میرے پاس ایک گواہی ہوگی جو میں اپنے وطن کو اپنے ساتھ لے جاؤنگا کہ آپ کی اخبار غیر متعصب نہیں ہے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ اگر شائع کریں تو میرا شکریہ قبل از وقت قبول فرمائیں

(محمد سلیم الجابی الشامی کوئٹہ)

ترجمہ قرآن کریم کی تکمیل اور احباب سے درخواست دعا

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

میں نے ۱۹ اگست ۵۶ء کے الفضل میں احباب سے درخواست کی تھی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ ترجمہ قرآن کریم کی تکمیل کی توفیق مل جائے۔ سو الحمد للہ کہ ۲۵ اگست کو ترجمہ ختم ہو گیا۔ اسی روز جب ترجمہ ختم ہونے کے بعد نماز عصر کے لئے مسجد میں حضور آئے تو حضور کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ اور خوشی کے جذبہ کے ساتھ فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آج ترجمہ ختم ہو گیا ہے۔ اس پر خاکسار نے کہا الحمد للہ مبارک صد مبارک اللہ تعالےٰ حضور کی عمر میں برکت دے" اس وقت تمام اہل قافلہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اکثر نے کہا کہ آج مٹھائی تقسیم ہونی چاہیئے جس پر چندہ جمع کیا گیا۔ اور جب رقم جمع ہوئی جس میں حضور کے اہل بیت کا بھی حصہ تھا۔ تو ایک بکرہ صدقہ ذبح کرایا گیا۔

الغرض ہمیں اللہ تعالےٰ نے خوشی کا دن دکھایا اس خوشی میں وہ احباب بھی شریک ہیں جنہوں نے میری درخواست پر خاص طور پر تکمیل ترجمہ کی توفیق کے لئے دعا فرمائی اور وہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

احباب سے یہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اور خاص التزام کے ساتھ جاری رکھیں تاکہ احباب کے ہاتھوں تک ترجمہ پہنچنے سے جو بقیہ کام ہے وہ بھی جلد پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالےٰ حضور کی عمر صحت عزم اور عمل میں برکت دے۔ اور اس پاک کتاب کے پاک کام کے سرانجام دینے میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ اور سب سے ضروری امر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس ترجمہ کو بابرکت بنائے۔ اور دنیا کی ہدایت کا موجب بنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک پیشگوئی کہ

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" تذکرہ ص ۱۲۹

پوری ہو۔ اور دنیا خدا کے چہرہ کو جس کے متعلق شک میں مبتلا ہے دیکھ لے۔

آمین یا رب العلمین

اس ترجمہ کے کام میں حضور کے حرم مبارکہ سیدہ ام متین کی ان تھک محنت کا حصہ ہے۔ سو احباب ان کی صحت اور عمر کے لئے بھی دعا کریں۔ نیز انعامات سماوی کے لئے بھی دعا کریں۔

مکرم میاں عبد الکریم صاحب سابق سیکرٹری مال لاہور کا انتقال

عزیزم برادرم میاں عبد الکریم صاحب جو کہ حضرت میاں چراغ دین صاحب لاہوری مرحوم کے نواسے تھے چار ماہ کے عرصہ تک سرطان جگر کی مرض میں مبتلا رہ کر بتاریخ ۳۰ اگست ۵۶ء بروز جمعرات بوقت ۱۰½ بجے صبح اس سرائے فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالک و خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۵۲ سال تھی باوجود شدت درد و تکلیف جو اس مرض کا خاصہ ہے آپ نے نہایت استقلال و ہمت کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کیا — مرحوم کو اپنے چند خوابوں کی بنا پر اس بات کا کامل یقین ہو چکا تھا کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے۔ اور ان کی یہ مرض مرض الموت ہے چنانچہ اپنی وفات سے ۳ ماہ قبل ہی آپ نے ایک وصیت نامہ سپرد قلم فرمایا جس میں نہایت وضاحت سے اپنی اولاد کو نیک صحبت اختیار کرنے آپس میں محبت و اتحاد سے رہنے احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے وابستگی اور تکالیف و صعوبات زندگی میں دعا پر انحصار رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جس سے ان کے ایمان کی پختگی خدا اور رسول کی محبت اور احمدیت کی واہمیت کا پتہ چلتا ہے — مرحوم نارتھ ویسٹرن ریلوے میں آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی کے عہدہ پر ممتاز تھے اور ہمیشہ اپنے فرائض منصبی کو نہایت دیانتداری و جانفشانی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی وفات پر آپ کے افسران و ماتحت سب کے سب بالاتفاق آپ کی لیاقت و ذہانت حسن فطرت و حسن سلوک و دیانتداری کے رطب اللسان ہیں — مرحوم جبلی احمدی تھے اور تادم آخر احمدیت کے ساتھ دل و جان سے وابستہ رہے۔ کئی سال تک انجمن احمدیہ لاہور کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور اس خدمت کو آپ نہایت اچھی طرح خلوص و عقیدت سے نباہتے رہے۔ مرحوم کی ذات میں تقویٰ شعاری۔ اخلاص۔ ہمدردی۔ خندہ پیشانی و پختگی اصول کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ آپ موصی تھے اور بعد از وفات مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کئے گئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیویوں کی اولاد میں سے کل ۱۲ بچے یعنی ۷ لڑکے اور ۵ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے دو لڑکیاں شادی شدہ ایک لڑکا برسر روزگار اور باقی سب نکے چھوٹے ہیں۔ جو

سب سے چھوٹا بچہ ۱½ سال کا ہے۔ مرحوم کے وصیت نامہ سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ جن سے ان کے ایمان اخلاص و گہری جذبۂ عقیدت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

"میں پیدائشی احمدی ہوں اور بالغ ہونے کے بعد احمدیت کو ہی حقیقی اسلام پایا۔ وصیت کی ہوئی ہے ..... تم میں سے ہر ایک جب تک اس کی جان میں جان ہے احمدیت جو حقیقی اسلام ہے اور نجات کا باعث ہے۔ (باقی ص ۸ پر)

الفضل پر نوائے وقت کا بہتان

اخبار " نوائے وقت " نے اپنی اشاعت ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء کے ایک ادارتی نوٹ میں یہ غلط تصور دلانے کی کوشش کی ہے کہ الفضل نے ان متعدد اخبارات پر جنہوں نے حال ہی میں ایک ہی موضوع " ریاست در ریاست " پر ایک ہی وقت میں ایک ہی انداز سے اداریے لکھے ہیں۔ یہ الزام عاید کیا ہے کہ انہوں نے حکومت یا کسی ایجنسی سے پیسے لے کر ایسا کیا ہے۔

الفضل نے قطعاً ایسی کوئی بات نہیں کہی یہ معاصر کی ذہنی اختراع ہے اور ہماری طرف سے اس کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن

البتہ توارد کی ایسی مثال نفسیات کی تاریخ میں عدیم النظیر ہے۔ باقی جو کچھ معاصر نے جماعت کی روش وغیرہ کے متعلق لکھا ہے اس کی تردید ہم دلائل سے بالوضاحت پہلے کر چکے ہیں۔ ان دلائل کو نظر انداز کر کے اسی بات کو دہرا دینا مستحسن طریق نہیں ہے۔ ہم ایک بار یہاں پھر اعلان کر دیتے ہیں کہ حالیہ فتنہ کے دوران میں

الفضل میں کوئی ایسا اعلان شائع نہیں ہوا جس کی رو سے کسی شخص کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا ہو۔ یا کسی کو خارج از جماعت ہی قرار دیا گیا ہو ایک بات کو خود ہی قیاس کر کے اس کی تشہیر کرنا نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔

معاصر نے جو اپنے نوٹ میں تلخ باتیں کہی ہیں یا دھمکیاں دی ہیں۔ ان کا جواب ہمارے بس کی بات نہیں۔ البتہ دھمکیاں ارباب نظم و نسق کے لئے ضرور قابل توجہ ہیں۔ (لیڈر)

ووکنگ مسلم مشن

(بقیہ صفحہ ۴)

چلانے میں میں نے ہمیشہ بڑی حزم و احتیاط سے ملحوظ رکھا ہے انہوں نے جس قدر مالکانہ حقوق رسالہ اسلامک ریویو اور ان تمام کتب انگریزی اور اردو میں مجھے حاصل تھے جو لٹریچر ڈائریکٹری ووکنگ اور مسلم بک سوسائٹی لاہور نے اور مسلم لٹریری ٹرسٹ نے شائع کیں۔ ان سب کو بھی ٹرسٹ جدید منتقل کر دیا ہے۔ اسی طرح جس قدر فرنیچر لنڈن مسلم نماز گاہ اور سر سالار جنگ میموریل ہوس ووکنگ میں موجود ہے۔ اس کے بھی تمام حقوق مالکانہ میں نے ٹرسٹ جدید کو دیدیے ہیں۔ اس کے علاوہ چندہ ہزار کے لگ بھگ کی تصنیفات بغرض فروخت ہیں۔ وہ ٹرسٹ مذکور کے حوالہ کر دی ہیں (پیغامیوں کے پاس کیا رہا) ووکنگ مشن اور اس کے متعلقہ کاروبار

آجتک ایک طرح ایک پرائیویٹ کاروبار کی صورت میں تھے۔ لیکن آج کی تاریخ سے یہ سارے کا سارا تبلیغی سلسلہ ایک قومی جائداد ہو گئی ہے۔ اب یہ ایک اسلامی ادارہ ہے جس کا مالک میں نہیں بلکہ کل اسلامی دنیا ہے اس تمام سلسلہ کا انتظام ایک مجلس انتظامیہ کے زیر اہتمام ہوگا.. ..... مجلس انتظامیہ پندرہ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ جن میں نو ٹرسٹیز ہوں گے۔

ٹرسٹیز کے علاوہ جملہ ممبروں کے نام یہ ہیں

(۱) میجر شمس الدین فارن سیکرٹری بہاولپور

(۲) خان محمد اسلم خان آنریری مجسٹریٹ مردان۔

(۳) خان بہادر محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی۔

(۴) شیخ محمد الدین جان پلیسڈر

(۵) احمد ملا داؤد رنگون (۶) خانصاحب سعادت علی خان بیرون موچی دروازہ۔

ڈ خلیفہ کی جانشین انجمن " کو کیوں نظر انداز کر دیا)

درخواستہائے دعاء

(۱) سید محمد سعید سلیم صاحب دار التجلید لاہور کی بچی نعیمہ فہیم تین چار روز سے شدید بیمار ہے۔ گردہ کا اپریشن ہونا ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد ہیڈ کلرک نظارت بیت المال ربوہ)

(۲) برادرم محمد امین صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحت و تندرستی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بعارضہ ٹائیفائڈ و دیگر عوارض سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (لطیف احمد ظفر بھٹی)

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ چوہدری غلام محی الدین صاحب ربیو کے ضلع سیالکوٹ) کافی عرصہ سے شدید صورت میں بیمار چلی آ رہی ہیں باوجود متعدد بار علاج کرانے کے افاقہ نہیں ہوا بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں معروض ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور والدہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

چوہدری معین الدین عنیار
از ربیو کے ضلع سیالکوٹ

ضروری اعلان

چوہدری غلام رسول صاحب منیجر بھٹہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں یہ اطلاع دی تھی کہ چونکہ انہوں نے میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کا حصہ اپنے بھٹہ میں ڈالنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور پھر انہوں نے اپنا حصہ مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار کے بھٹہ میں ڈالا تھا۔ اس وجہ سے وہ مجھے ربوہ میں بھٹہ جاری کرنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ اور روکاٹیں پیدا کر رہے ہیں

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے آج صبح دس بجے چوہدری غلام رسول صاحب منیجر بھٹہ اور مولوی عبد اللطیف صاحب کو اپنے سامنے بلوا کر ان سے بیانات لئے۔

امر اوّل کے متعلق حضور نے تحقیقات فرمائی تو ثابت ہوا کہ بھٹہ جات کی اجازت کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہے۔ اور اس کے ممبر اختر صاحب نہیں ہیں اور اس کے صدر میاں عبد الحق صاحب رامہ ہیں۔ اسلئے اختر صاحب کے لئے اپنا حصہ کسی بھٹہ میں رکھوانے کا فیصلہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امر دوم کے متعلق مولوی عبد اللطیف صاحب نے بیان دیا کہ ان کے ساتھ مکرم اختر صاحب کا کوئی حصہ بھٹہ میں نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مولوی عبد اللطیف صاحب نے چوہدری غلام رسول صاحب سے دریافت کیا کہ ان کے پاس اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ مکرم اختر صاحب کا حصہ ان کے بھٹہ میں ہے۔ نیز کہا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر آپ یہ ثابت نہ کر سکیں۔ کہ میرے بھٹہ میں مکرم اختر صاحب کا حصہ ہے۔

اس کے جواب میں چوہدری غلام رسول صاحب نے کہا کہ ان کے پاس اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ انہوں نے محض لوگوں سے سنی سنائی بات لکھدی تھی۔ (دستخط) غلام رسول بقلم خود ۸/۹/۵۶

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے بموجب ہر ایسا شخص کذاب ہے۔ اور میں چوہدری غلام رسول صاحب کا نام کذاب رکھتا ہوں اسلئے ساری جماعت ان کو کذاب سمجھے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۸/۹/۵۶)

(بقیہ صفحہ ۷) مکرم میاں عبد الکریم صاحب کا انتقال

خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت اور جماعت احمدیہ سے کامل تعلق اور مالی اور جانی قربانی کے لئے گریز نہ کرو گے..... میں گنہگار ہوں اور اولاد کی تربیت اور دیگر فرائض میں غفلت اور لاپرواہی کرتا رہا ہوں۔ ہاں میں نے اپنی زندگی میں زنا نہیں کیا۔ شراب نہیں پی کسی کا جُرا نہیں کیا لہذا مجھے ستار عیوب پر بھروسہ ہے کہ باوجود بے باکیوں کے مجھے معاف فرما دے گا۔ جب بھی میں آپ لوگوں کو تخلیہ کے اوقات پر یاد آؤں تو میرے لئے دعاء مغفرت کرتے رہنا تا میرے لئے آپ سب کی دعائیں مغفرت اور قرب الٰہی کا موجب ہوں۔ اب آپکو خدائے قادر مطلق و کارساز کے حوالے کرتا ہوں وہی تمہارا حامی و ناصر ہو۔

بالعموم احباب جماعت و بالخصوص حضرت اقدس کی خدمت عالیہ میں التجا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے اور تعلقے کو یقین سے متمتع فرمائے۔ اور باقیماندہ برادران مرحوم کو پسماندہ بیوہ و بچگان کی پرورش و تربیت کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

(از قول العباد خاکسار ایم اے غنی عفی اللہ عنہ)
۲/۹/۵۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷